تعزیر بالمال کی شرعی حیثیت

ضیاء اللہ شامزئی

مدرس جامعہ ابوھریرۃؓ اتحاد ٹاؤن کراچی

مقالہ کے زیلی عنوانات:

۱)...... تعزیر کی لغوی و اصطلاحی تعریف ۔

۲)...... تعزیر کی اقسام ۔

۳)...... تعزیر کا ثبوت ادلا اربعہ (قرآن وحدیث اجماع وقیاس) سے ۔

۴)...... تعزیری سزا کا اختیار کس کو حاصل ہے ؟

۵)...... قائلین عدم جواز کے دلائل ۔

۶)...... قائلین جواز کے دلائل کے جوابات۔

۷)...... قائلین جواز کے عبارات۔

۸)...... قائلین جواز کے دلائل احادیث سے، آثار صحابہؓ سے ۔

۹)...... تعزیر بالمال کے نظائر ۔

۱۰)...... تعزیر بالمال کے جواز کیلئے شرائط ۔

۱۱)...... تعزیراً لئے ہوئے مال کا مصرف ۔

۱۲)...... تعزیر بالمال اور دور حاضر کے علماء کرام ۔

۱۳)...... بحث کا خلاصہ ۔

۱۴)...... ترجیح ۔

۱۵)...... تعزیر بالمال اور جامعہ ابوھریرہؓ کا موقف ۔

۱)...... تعزیر کی لغوی واصطلاحی تعریف ۔

لغت میں منع کرنے کو کہتے ہیں اور یہ بمعنی نصرۃ کے بھی مشتمل ہے۔اس لیے کہ نصرۃ کرنا ہے، دشمن کے ایذء سے پھر یہ اس تادیب اوراہات میں استعمال ہونے لگا جو حد سے کم ہو۔اور شریعت میں تعزیر اس سزار کا نام ہے یو ایسے معصیت اور بنات پر دیا جائے جس میں حد یا کفارہ نہ ہو۔ (الفقہ الاسلامی و ادلتہ) .

۲)...... تعزیر کی اقسام:

فقہاء کرام کی کتابوں میں تعزیر کی دو قسمیں ہیں:

۱)...... تعزیر بالنفس:

۲)...... تعزیر بالمال:

تعزیر بالنفس تو تمام فقہاء کہ نزدیک جائز ہے۔البتہ تعزیر بالمال میں ائمہ کرام کا اختلاف ہے۔

۳)...... تعزیر کا ثبوت اولا اربعہ (قرآن وحدیث اجماع وقیاس) سے ۔

۱)...... تعزیر کا ثبوت قرآن سے:

مطلقا تعزیر شریعت کے ادلتہ اربعہ سے ثابت ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

" والتـی تـخـا فـو ن نشو ز هن واهجر وا هه فی امسضا جع واضر بو اهن فا ن اطعتکم فلا تبغد علیهن سبیلا " (سو رته اضا ء آیت ۳۴)

۲)...... تعزیر کا ثبوت حدیث سے:

آپ (علیہ الصلوۃ والسلام) کے متعدد احدیث سے تعزیر کا ثبوت ملتا ہے:

" عـن عـمـرؓ قـال ! ان رسو ل الله علیه وسلم)قا ل :من وجد غده قد غل فی سبیل الله فا حر قو ا مقا عه ابو داد " (ج ۲ ص ۲۴ طبع الـمتـا نیـه لا هو ر ابو دود ۲ حر قو ل منتاع الفا ن). (ج ۲ ، ص ۲۴ طبع)التما نیه لا هو ر)

ترجمہ:...... فرمایا کہ تم جس کو مال غنیمت میں خیانت کر کے دیکھو اس کے ساز وسامان کو جلا دو، تعزیر کے ثبوت پر اجماع ہے ۔

آپ (علیہ الصلاء السلام) کے مبارک دور کے بعد خلفاء راشدین اور (سیدنا عمرؓ خصوصا عدل انصاف کے ائیڈیل شخصیت کا اس پر متعدد مقامات پر عمل کرنا اور کسی صحابی کا نکیر نہ فرمایا اور اجتماعی سکوبی ہے۔

اور قیاس بھی تعزیر کے جواز کا تقاضا کرتا ہے، کیونکہ بہت سے جرائم بہت سنگین ہوتے ہیں مگر ان کے بارے میں شریعت میں کوئی خاص حد مقرر نہیں ہوتی اب اگر ان تعزیری سزا بھی نہ دی جائے تو اس سے ان کا خوصلہ افزائی ہو جاتی ہے۔ اور وہ مزید ظلم کرنے پر امادہ ہو جاتے ہیں۔

۴)...... تعزیری سزا دینے کا اختیار کس کو حاصل ہے؟

تعزیری سزا کا اختیار امام کو حاصل ہے امام موقع اور عمل کے مناسبت سے مجرم کو جو سزا دینا چاہیئے دے سکتا ہے۔ حتی کہ اگر امام نے کسی کو تعزیراً قتل بھی کر دیا تو مقتول کا خون ھدر ہوگا۔ (الفقہ الاسلامی ادلتہ ج ۷ ص ۵۵۹۱ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)۔

چنانچہ امام زیلعیؒ فرماتے ہیں:

" و لیس فیه شیئی مقد ر وانما هد مفوض الی رای الا ما م علی ما فقتضی جنا یا ت التاس

و أحو ا لهم " (تبین الحقا ئق ص ۲۰۷ ج ۳ مکتبه رشید یه کو ئٹه)

۵)...... قائلین عدم جواز کے دلائل:

۱)...... قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کسی غیر کے مال بغیر کسی سبب شرعی کے کھانے سے منع فرمایا ہے:

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" یا ایها الذین امنو لا تا کلوا امو الکم بینکم با لبا طل "

(سو ر ته النسا ء آ یت ۲۹ ،پا ر ہ نمبر ۵ ر کو ع نمبر ۱۳)

اور علامہ فخر الدین رازیؒ نے حضرت حسن بصریؒ نے باطل کی یہ تفسیر نقل فرمائی ہے:

" البا طل هو کل ما یو خذ من الا نسا ن بعیر عو ض "

(تفسیر کبیر : ج ۸ ص ،۱۰۷۶ طبع قد یل کتب خا نه کر چی)

۲)...... آپ (علیہ السلاۃ والسلام) کا حدیث مبارک ہے:

" کل المسلم علی المسلم حر ام دمه وما هه و عر ضه "

(مسلم ج ۲ ، ص ۳۱۷، مکتبه قد یل کتب خا نه کرا چی)

۳)...... اسی طرح فقہ کا مشہور قاعدہ ہے:

" لا یجد ز لا خد ان یا خذ "

" ما ل ا حد بلا سبب شر عی "

(شر ح المجله مسلم رستبا ز ج لا ۹ ص ۲۶۲ مکتبه خا ر ء قیه پشا ور)

ان دلائل کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ کسی شخص کے لیے دوسرے کے مال میں بغیر سبب شرعی کے تصرف جائز نہیں اسی طرح کسی کے مال بغیر اس کے طیب نفس کے بھی تصرف جائز نہیں لہٰذا تعزیر بالمال ناجائز ہے۔

٦)...... قائلین جواز کے دلائل کے جوابات۔

۱)...... ان تمام دلائل کا ایک جواب تو یہ دیا جا سکتا ہے کہ یہ تمام دلائل اس شخص کے بارے میں ہے کہ جس نے کس جرم کا ارتکاب نہ کیا ہو کیونکہ اس صورت میں اس کے مال تصرف بغیر سبب شرعی کے ہوگا، جسے کسی کی زبان لینا جائز نہیں اسی طرح کسی کا مال لینا بھی جائز نہ ہوگا۔

البتہ اگر وہ کسی جرم کا ارتکاب کریں تو جس طرح شریعت اس کے نفس میں تصرف کرنے کی اجازت دیتی ہے اسی طرح اس کے مال میں بھی تصرف کرنا جائز ہوگا اگر امام کی نظر میں اس کا علاج اخذ بالمال کے ساتھ ممکن ہو۔اور اس جواب پر قرینہ یہ ہے کہ آپ ہر دلیل میں بلا سبب شرعی کی قید ہے جس معلوم ہوتا کہ اگر سبب شرعی ہو تو پھر تصرف کرنا جائز ہے۔

۲)...... دوسرا جواب یہ دیا جا سکتا ہے کہ آپ کا ذکر کردہ آیت تعزیر بالمال کے عدم جواز کے بارے میں صریح نہیں ہے اگر یہ صرع ہوتی تو عمرؓ جیسے کتاب وسنت کے پابند شخصیت اس کے خلاف کیوں عمل کرتے جبکہ آپؐ سے بار ہا تعزیر با خذ المال ثابت ہے۔اس کے علاوہ مانعین جواز نے یہ قول بھی متعدد مقامات پر کیا ہے۔کہ جن احادیث سے تعزیر بالمال ثابت ہوتا ہے، وہ سب منسوخ ہے؟۔

لیکن ان کا یہ دعوی صحیح نہیں ہے نسخ میں ناسخ کا منسوخ سے مواخر ہو ضروری ہے اور تاخیر کا علم بھی پھر چند طریقوں سے معلوم ہوتا ہے یا تو شارع تصریح کریگا۔(اور شارع علیہ السلام کی تصرع موجود نہیں ہے) یا تاریخ کے علم سے ہوگا یا صحابی کے قول سے اور یا دلایت اجماع سے (اور ان میں سے کوئی ایک بھی موجود نہیں ہے)۔

اسی طرح علامہ ابن تیمیہ نے بھی اس قول (نسخ کو رد فرمایا ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

" وامن قا ل ان العقو ية الما ليته منسوخة و اطلق ذايک عن اصحا ب ما لک واحمد فقد غلط علی مذهبها ومن قالا مطقا من ای مذهب کا ن فقد قا ل قو لا با لد دليل ولم يجئی عن النبی عليه الصلو ته واسلا م شيئی قط يقتضی انه حر م جميع العقو يا ت ا لما ليته بل اخذ الخلفا ء الر ا شدون و ا کا بر ا لصحابته بذا لک بعد مو ته عليه السلا م دليل علی ذالک محکم غير منسو خ "

(الطر ق الحکميته ص ٢٤٦ طبع بير وت)

۷)...... قائلین جواز کے عبارات:

قائلین جواز میں سے امام اعظم ابوحنیفہؒ کے خاص شاگرد قاضی ابو یوسف تعزیر با خذ المال کے جواز کے قائل ہیں اسی طرح حافظ ابن تیمیہ، علامہ ابن القیم علامہ علاوالدین طرابلس وغیرہ تعزیر باخذ المال کو جائز قرار دیتے ہیں۔

چنانچہ خلاصہ الفتاویٰ میں لکھا ہے:

" سمعت من ثقة ان التعزیر با خذ الما ل ان رای القا ضی او الو الی جا زو من جملة من لایحضر الجماعة یجو ز تعز یره با خذ الما ل " .

(خلا صته الفتاوی ج ۴ ص ۴۴۴ ط المکتبه التما ملته) .

اسی طرح علامہ جعفر سندی فرماتے ہیں:

" وقدروی عن ابی یو سف الر جر و التعز یر فی السلطا ن با خذا لما ل جا ئز ان راوی المصلحة و کذا جا ز القا ضی انه کا لو الی و فی معنی اولی الد مر الد ما م و القا ضی و المحتسب وقیل لا یجو ز الا لسلطا ن وفی الخلا صته والخا نیته اتعز یر با خذ الما ل ان رای القا ضی او الو ا لی جا ز و من جملته ذالک من لد یحضر الجما عته یجو ز تعز یر ہ با خذ الما ل " .

اسی طرح علامہ علاولدین طرابلسی صاحب معین الاحکام نے بڑے زوردار الفاظ سے تعزیر باخذ المال کو جائز ثابت کیا ہے اور مانعین پر سخت رد بھی فرمائی ہے۔

چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

" یجو ز اتعز یر با خذ الما ل و ھو مذھب " .

" ابی یو سف وبه قا ل ما لک ام قال ای العقو بته الما لیته منسو خته فقد غلط علی مذاھب الدعته نقلا و ا ستدلا ل و لیس بسھل دعو ی نسخھا وفعل الخلفا ء الر شدون و اکابر الصحا بته لھا معد مو تھم علیه السلا مطل لد عو ع نسخحؔ و المدعو ن نلنسخ لیس معھم سنته ولا اجما ع یصحح دعو اھم الا ان یقو ل اھا ھم مذھب اصحا بنا لا یجو ز ممذھب اصحا به عیا ء عند ہ علیٰ

القبول و الرد " (معین الاحکام س ۱۳۲ طبع بیروت)

اسی طرح بعض فقہاء نے امام ابو یوسفؒ کے قول کو تو اختیار کیا ہے البتہ اس میں کچھ تاویل بھی کی ہے مثلاً یہ کہ تعزیر با خذ المال جائز ہے لیکن مجرم اگر گناہ سے توبہ کر لے تو حاکم پر لازم ہے کہ وہ مجرم کا مال اس کو لوٹا دیں، چنانچہ بزازیہ میں ہے۔

" والتعزیر باخذ المال ان المصلحته فیه جائز قال مولانا خاتم المجتدین مولانا رکن الدین ابو یحی الخوارزمی معناه ان ناخذ ماله و نودعه فاذا تاب نردہ علیه کا عرف فی خیز البغاته سلحهم و صوبه الامام ظهیر الدین التمر تاشی الخوارزمی ومن جملته من الایحضر الجماعته یجوز تعزیره بالمال " (بزازیه علی هامش الهندیه ج ۶ ص ۴۲۷ مکتبه رشید کوئٹه)

یہی قول علامہ ابن عابدین نے فتاوی شامی میں بحر اور بزازیہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

" قوله و فیه ، ای فی بحر حیث قال وانا فی البزازیة ان معنی التعزیر باخذالمال علی القول به امساک مستی من ماله عنه مدة لینزجر ثم یعیده الحاکم " .

" الیه لا ان یاخذه الحاکم لنفسه او بیت المال کما یتوهما الظلمته اذ لا یجوز لاحد من المسلمین اخذ مال احد بغیر سبب شرعی " (المحتار علی الدر المختار) .

یہی توجیہ علامہ ابن نجیم مصری صاحب بحر نے بھی بیان کی ہے۔

چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

" هو امساک شیئی من ماله عنه لینزجر ثم یعیده الحاکم الیه اله ان یاخذه الحاکم لنفسه او لبیت المال " (البحر الرائق ج ۵ ص ۴۱ طبع رشیدیه کوئٹه) .

اسی طرح علامہ شیخ زادہ صاحب مجمع الانھار نے بھی یہی رائے دی ہے۔

چنانچہ ان کا کہنا ہے:

" و لکن فی الخاصته سمعت عن ثقته ولم یذکو کیفیته الاخذ و اری ان یاخذه فیمسکه

مدته للرجر ثميعيده ار ان يا خذه انفسه او لبيت المال فا ن ا يس من تو بته يصر فه الى ما ير ى "۔

(مجمع الانهار ج ۲ ص ۳۹۷ طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)

ان عبارات سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں:

۱)...... تعزیر بالمال مطلقاً جائز ہے۔

۲)...... آخری ذکر کردہ عبارت سے بات واضح ہوجاتی ہے، کہ حاکم مال وصول کریں اور جب مجرم جرم سے توبہ کرلیں تو اس کا مال اس کو واپس لوٹا دیں پھر بعض حضرات نے تفصیل ذکر کی ہے۔ کہ اگر حاکم مجرم کے توبہ سے مایوس ہوجائے۔ تو مال کو جہاں چاہے خرچ کریں۔ جیسا کہ علامہ شیخ زادہ کا قول مجمع الانھار کے حوالہ سے نقل ہوا اور یہی قول زیادہ راجح ہے اسلئے کہ اگر مجرم کو معلوم ہو کہ اس کا مال اس کو یا اس کے مرنے کے بعد اس کے مدنہ کو ملے گا، تو وہ اور گناہوں پر جری ہوجائیگا اور کبھی بھی گناہ سے باز نہیں آئیگا۔

قائلین جواز کے دلائل:

جن حضرات نے تعزیر بالمال کو جائز قرار دیا ہے۔ وہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے متعدد احادیث مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں۔ جن میں سے چند یہ ہے:

۱)...... عن ابی هريرهؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد هممت ان امر بالصلوته فتقام امر رجل يصلي بالناس ثم انطلق معي بر جال معهم جرم من حطب الى قوم ار يشهدون الصلوته فاحرق عليهم بيوتهم بالنار " . (الصحيح الخجاری ج / ص ۸۹ طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس حدیث میں آپ علیہ اسلام نے بلاوجہ گھروں میں نماز پڑھنے والوں کے گھروں کو جلانے کا ارادہ فرمایا ہے اور آپ علیہ السلام کی ناجائز کام کا ارادہ نہیں فرماتے تھے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ تعزیر بالمال جائز ہے۔ یہی استدلال علامہ نووی نے بھی کیا ہے دیکھئے:

(حاتیہ النووی علی الصحیح المسلم ج ی/ ص ۲۳۲ طبع قدیمی کتب خانہ)

۲)...... " عن سليمان بن ابی عبد الله قال رأيت سعد بن ابی وقاصؓ اخذ رجلاً يصيد فی حرم

المدینہ الذی حرمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلبہ ثیابہ فجاء موالیہ فکلموہ فیہ فقال ان حرم ھذا الحرم وقال من وجد احد یصید فیہ فلیسلبہ ولا ارد علیکم طعمۃ اطعمنیہا رسول اللہ علیہ السلام ولکن ان شئتم دفعت الیکم ثمنہ " .

(الصحیح المسلم ج / ص ۴۴۱ طبع قدیمی کتب خانہ کراچی) .

اس حدیث میں آپ علیہ اسلام نے حرم میں شکار کرنے والے کے سلب کو مباح قرار دیا ہے اس حدیث تشریح میں امام نوویؒ لکھتے ہیں ۔

" قال القاضی عیاض ولم ینقل بہ احد بعد الصحابۃ الا الشافعیؒ فی قولہ القدیم وخالفہ ائمہ الامصار قلت ولا تضر مخالفتھم اذا کانت السنۃ معہ وھذا القول القدیم ھو المختار لثبوت الحدیث فیہ وعمل الصحابۃ علیہ وفقہ ولم یثبت لہ دافع " .

(حاشیہ مسلم ج ۱ ، ص ۱۴۴ ، طبع قدیمی کتب خانہ کراچی) .

۳)...... " عن عمر بن شعیب عن ابیہ عن جدہ وعمرو ان العاصؓ عن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انہ سئل عن الثمر المعلق وقال من اصاب بفیہ من ذی حاجتہ غیر متخذ خبنۃ فلا شیئی علیہ ومن خرج بشیئی منہ فعلیہ غرامتہ مثلیتہ والعقوبۃ " .

(ابو داؤد ج (۱)ص ۲۴۷ طبع نور محمد کتب خانہ) .

یعنی باغ سے پھل توڑ کر لینے پر دوگنا ضمان لینا عقوبت مالیہ پر صریح دلیل ہے، اور اسی پر خلفائے راشدین کا عمل رہا ہے ۔

۸)...... قائلین جواز کے دلائل آثار صحابہؓ سے:

۱)...... عبدالرحمٰن ابن حاطب کے غلاموں نے ایک اونٹ چوری کیا، ‎عمرؓ کے پاس فیصلہ لایا گیا۔ آپ نے قطع ید کا حکم دیا پھر کچھ دیر بعد اونٹ کے مالک سے اس کی قیمت معلوم کی اس نے چارسو درھم بتائی تو آپؓ نے عبدالرحمٰنؓ سے فرمایا:

" قم فاغرم لھم ثمان مائۃ درھم وفی درھم دمایۃ قال لا عن منک غرما یشتہ علیہ فاغرمہ فثلی قیمتہا " (مصنف عبد الرزاق ج ۱ ص ۲۳۹ طبع بیروت)

اس اثر کے بارے میں علامہ ابن خرم فتاهری فرماتے ہیں:

" فهذا أ ثد عن عمر كا لستمس "

اوراس کی تائید شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بھی کی ہے۔

چنانچہ وہ ازالۃ الخفاء میں لکھتے ہیں:

" قلت اصل ذالک ان عمر كا ن يعزر با لما ل وفى ذلك احا ديث كثير ته مد قد عته ومدخو قته "

۲)...... علامہ علاوالدین طرابلسی نے یہ اثر نقل فرمایا ہے:

" عمرؓ المكا ن الذى بيا عانخمر "

(معين الا حكا م ص ۲۳۱، طبع بير وت)

۳)...... حافظ ابن تیمیہ نے الحسبتہ میں حضرت علی کا یہ اثر نقل فرمایا ہے کہ انہوں نے اس پوری بستی کو جلانے کا حکم دیا جس میں شراب بھیجی جاتی تھی اسی طرح آپ نے ان تاجروں کے گھروں کو جلایا جو شراب بھیجتے تھے ۔ (الحسبتہ ص ۱۷ ۵، طبع بیروت) ۔

۹)...... تعزیر بالمال کے نظائر:

۱)...... حقوق اللہ میں تعدی اور زیادتی پر مال تعزیر کی نظیر (کفارات) ہے جو قصداروزہ توڑنے، قسم کھا کر پوری نہ کرنے اور قتل خطاء کی صورت میں واجب ہوتے ہیں اور جن میں ایک غلام آزاد کرنا دیا مساکین کو خاص مقدار میں کھانا کھلانا مال تعزیر شمار کی جاتی ہے۔ (اسلام اور جدید معاشرتی مسائل ج ۱۳ ، ص ۵۲ طبع زمزم پبلشرز) ۔

۲)...... مالی حقوق میں تعدی کی بناء مالی سرزنش کی نظیر یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی کا سامان چرالے اور وہ اس کے پاس محفوظ نہ رہ سکے تو بالاتفاق اس ہاتھ کاٹا جائے گا، البتہ اگر کسی وجہ سے قطع ید ممکن نہ ہو سکے تو اس سے مرقہ شدہ ساماب کا تاوان وصول کیا جائیگا۔

" الغراذا لم يجب القطح "

(بدايته المجده مد ج (۲) ص ۴۵۲، طبع رشيد يه كو ئٹه)

۲)...... غیر مادی میں تعدی پر تعزیر مالی، کی نظیر کفارہ ظہار ہے اسلیئے کہ مرد اپنی ہوتی سے ظہار کر کے اس کو ہمبستری سے محروم رکھ کر اس کو جنسی حقوق سے محروم کر دیتا ہے اس لیے اس کے ساتھ بدگوئی کر کے اسکی ھتک حرمت کر دیتا ہے۔ کفارہ ظہار اسکی سزا ہے۔ جس میں غلام آزاد کرنا یا مساکین کو کھانا کھلانا بھی شامل ہے۔ (جدید فقہی مسائل ج ۳ ص ۱۵۲ طبع زمزم پبلشرز کراچی) ۔

۱۰)...... تعزیر بالمال کے جواز کیلئے شرئیط:

تعزیر بالمال کے جواز کیلئے چند شرائط کا ہونا ضروری ہے:

۱)...... حکمران تعزیر بالمال کا فیصلہ مصالح عامہ کے لیے کریں اور خوب دیانتداری سے کام لیں اور اس سزا کے دینے میں ان کی اپنی کوئی عرض کارفرمانہ ہو۔

۲)...... جرم کی نوعیت مالی ہو مثلاً ملاوٹ، قومی خزانہ سے چوری، قومی ملکیت کو نقصان پہنچنا اور اس کے ساتھ ساتھ امام کو یقین، یقین، گمان غالب ہو کہ جرم سے بازیابی کا اس کے علاوہ اور کوئی صورت کارگر نہیں۔

۳) مالی جرمانہ میں لئے ہوئی رقم قومی خزانہ، بیت المال میں جمع کریں اور مصالح عامہ میں اس کو حرچ کریں کسی حاکم کا اس رقم کو اپنی ذاتی امراضی میں اعراضی میں استعمال کرنا جائز نہیں ہے ۔

۴)...... اس سزا، تعزیر بالمال، کا اختیار صرف امام اعظم کو ہے موجودہ دور میں اس کا اختیار صدر اور وزیر اعظم یا جج کو حاصل ہوگا یعنی ان لوگوں کو اس کا اختیار ہوگا جو اس کو نافذ کر سکیں لہذا موجودہ دور میں پولیس انتظامیہ کو اس کا اختیار حاصل ہیں البتہ اگر حکام بالا اجازت دیں تو الگ بات ہے ۔(ماخوذ از المباحث الاسلامیہ شمارہ ا، ج ا ص ۲ طبع المرکز لاسلامی بنوں) ۔

۱۱)...... تعزیراً لئے ہوئے مال کا مصرف:

تعزیر بالمال میں جو مال حکم مجرم سے وصول کریں اور وصول کرنے میں مذکورہ بالا شرائط کا لحاظ رکھئے تو اس رقم کا مصرف مصالح عامہ ہیں۔ حاکم اس کو اپنی ذاتی اغراض میں خرچ نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ صاحب بزازیہ نے فرمایا ہے۔ یہی قول علامہ ابن نجیم مصریؒ نے ذکر فرمایا ہے۔

" وفی المجتبیٰ لم یذکر کیفیة الاخذ واری ان یاخذ ھا فیمسکھا فان ألیس من توبتہ یصرف الی مایری " . (البحر الرائق : ج : ۵ ، ص : ۴۱ طبع رشیدیہ کوئٹہ) .

۱۲)...... دورحاضر کے علماء اور تعزیر بالمال:

اس جدید دور میں مالی تعزیر پر لوگوں کی تعامل کیوجہ سے ضرورۃً بہت سے علماءِ کرام نے تعزیر بالمال کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔

چنانچہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی اطال اللہ علومہ وفیوضہ وعمرہ نے اپنی کتاب تقریر ترمذی میں اس موضوع پر کافی بحث فرمائی ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

لیکن تعزیر بالمال کے عدمِ جواز پر بھی کوئی صریح روایت مجھے نہیں ملی عام طور پر فقہاءِ کرام اس حدیث شریف سے استدلال کرتے ہیں: " **لا یحل مال امری مسلم الا بطیب نفس منه** "

یعنی کسی مسلمان کا مال اس کی طیب نفس کے بغیر حلال نہیں، لیکن یہ استدلال کمزور ہے اس لیے کہ اس حدیث میں اس مسلمان کا ذکر ہے جو کسی گناہ اور جرم کا مرتکب نہ ہو، لیکن کوئی مسلمان کسی جرم کا مرتکب ہو تو اس پر جس طرح جسمانی سزا عائد کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح اس پر مالی سزا بھی عائد کی جاسکتی ہے ۔

(تقریر ترمذی: ج : ۲ ، ص: ۱۱۹ طبع میمن اسلامک پبلیشرز کراچی)۔

دورحاضر کا مشہور فقہی مصنف حضرت مولانا مفتی خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہٗ نے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی تین کتابوں میں جواز کا رجحان ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ...... یوں ہی عملاً اس زمانے میں مالی تعزیر کی بڑی کثرت ہوگئی ہے۔ اور ریلوے، بس ٹریفک میں اس کا کثرت سے تعامل ہے راقم الحروف " مفتی خالد سیف اللہ رحمانی صاحب " کا رجحان ہے کہ اس کی اجازت دیدینی چاہیے۔ (قاموس الفقہ ج :۲ ، ص : ۷۹ ۴ طبع زمزم پبلیشرز کراچی)۔

اسی طرح مشہور مذہبی اسکالر مفتی منظور احمد (فیصل آبادی) نے اس موضوع پر ایک مفصل مقالہ تحریر فرمایا ہے اور فریقین کے دلائیل بیان کرنے کے بعد انہوں نے بھی جواز کو ترجیح دی ہے اور وجوہِ ترجیح بیان کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا ہے: تعزیر باتلاف المال تقریباً تمام حضرات کے ہاں جائز ہے جب تعزیر بالاتلاف جائز ہے جس میں مال بالکل ضائع ہوجاتا ہے تو تعزیر باخذ المال کیوں جائز نہیں جس میں مصالحِ عامہ پر خرچ ہوتا ہے۔

(المباحث الاسلامیہ ج ۱ ، شمارہ ۱ ،ص ۵۹ طبع المرکز الاسلامی بنوں) ۔

ـ روش پر چلتے ہوئے مفتی کمال الدین راشدی (سابق مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی) نے بھی اس موضوع پر ایک

طویل مضمون تحریر کیا ہے اوران کا مضمون بھی جواز کا مقتضی ہے، چنانچہ وہ صدر الشہید کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ حاکم کو تعزیر بالحبس دینے کا اختیار ہے تو ضرورت اور مصلحت کے بناء پر امام ابو یوسفؒ کے قول پر عمل کرتے ہوئے تعزیر بالمال کو بھی اگر اس پر قیاس کیا جائے تو اس کی گنجائش ہے۔ (مال حرام ص : ۲۹۲ مکتبۃ النور کراچی) ۔

۱۳)...... بحث کا خلاصہ:

اس پوری بحث کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ تعزیر کی اولا دو قسمیں ہیں۔

۱)...... تعزیر بالنفس:

۲)...... تعزیر بالمال:

اول الذکر تو تمام فقہاء کرام کے نزدیک بالاتفاق جائز ہے اور دوسری قسم یعنی تعزیر بالمال کی پھر دو قسمیں ہیں۔

۱)...... تعزیر باتلاف المال:

۲)...... تعزیر باخذ المال اس میں بھی اول الذکر یعنی تعزیر باتلاف المال بالاتفاق جائز ہے البتہ تعزیر باخذ المال کے جواز اور عدم جواز میں اختلاف ہے۔ مانعینِ جواز نے تعزیر باخذ المال کو پھر دو صورتوں میں تقسیم کیا ہے۔

۱)...... مجرم کی جنایت کسی خاص شخص کے مال میں ہو اور حاکم مجرم سے اصل مال سے زائد لیکر مالک کو دیدے۔

۲)...... مجرم کی جنایت کسی ایسے مال سے ہو جس میں عامۃ الناس کے لیے ضرر ہو مثلاً کوئی شخص بیت المال سے چوری کریں اور حاکم اس سے سرقہ شدہ مال سے زائد لیکر بیت المال میں مصالحِ عامہ کے لیے جمع کریں مانعینِ جواز ان دونوں صورتوں کو ناجائز کہتے ہیں۔ اور اس کے عدمِ جواز پر عام نصوص سے استدلال کرتے ہیں۔ اور جواز پر دال نصوص کو منسوخ یا ضعیف کہتے ہیں۔ لیکن تعزیر باخذ المال متعدد مرفوع اور مرفوع احادیث سے ثابت ہے اور مانعینِ جواز کا نسخ کا اور اجماع کا دعویٰ باطل ہے۔

۱۴)...... ترجیح:

فریقین کے دلائل میں غور کرنے کے بعد اگر چند شرائط کے ساتھ قائلین جواز کے قول کو ترجیح دی جائے اور فتویٰ ان کے موافق دیا جائے تو اس کی گنجائش چند وجوہ کی بنیاد پر درست ہوگا۔

۱)...... قائلینِ عدمِ جواز نے اس کے منسوخ ہونے کا دعویٰ کیا ہے جبکہ یہ خلفاء الراشدین سے ثابت ہے۔ اگر منسوخ ہوتا تو وہ عمل کیوں کرتے اور ان کے عمل پر کسی نے نکیر کیوں نہیں کی۔

۲)...... فقہ کا قاعدہ ہے کے مبتلیٰ بہ کے رائے کا اعتبار ہوتا ہے اور امام ابو یوسفؒ خود قاضی تھے۔ لہٰذا اس مسئلے میں ان کے مذہب کے مطابق فتویٰ دینا چاہیئے۔

۳)...... متعدد فقہاءِ کرام نے اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے اگر منسوخ ہوتا تو فقہاءِ جواز کا فتویٰ کیوں دیتے۔

۴)...... تعزیر باتلاف المال تقریباً تمام فقہاء کے نزدیک جائز ہے۔ جس میں مال سرے سے ضائع ہو جاتا ہے تو تعزیر باخذ المال کیوں جائز نہیں جس میں مال مصالحِ عامہ میں خرچ ہو۔

۱۵)...... تعزیر بالمال اور جامعہ ابوھریرةؓ کا موقف:

دورِ حاضر میں اسلامی قوانین کے عدم اجراء کی بناء پر جرائم کی روک تھام کے لیے مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ تعزیر بالمال کو جائز قرار دیا جائے تا کہ معاشرہ کسی نہ کسی حد تک جرائم سے پاک کیا جائے۔

(واللہ اعلم بالصواب)

......☆☆☆☆☆......